رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

فہرست مضامین

قیمت ششماہی اندرون ہند للعہ

قیمت ششماہی بیرون ہند للعہ

نمبر ۱۳۷	مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء	یوم جمعہ	مؤرخہ ۸ محرم ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰۔ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ سلسلہ کے بعض کاموں کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو نظارت تعلیم و تربیت نے جماعت احمدیہ سنور ریاست پٹیالہ کی تربیت کے لئے بھیجا۔ اور مولوی محمد شریف صاحب نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے کاٹھ گڑھ کے جلسہ پر بھیجے گئے۔

۱۰۔ اپریل۔ آج نظارت امور عامہ کی طرف سے حسب ذیل اعلان مقامی جماعت کے لئے کیا گیا ہے۔ چونکہ چند روز سے پولیس کی طرف سے احمدی بچوں۔ اور نوجوانوں کی مذہبی۔ اور تعلیمی انجمنوں۔ یا سوسائیٹیوں کے جلسوں میں بے جا مداخلت شروع ہو گئی ہے۔ اور ان کو اس طرح سے پریشان کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی انجمن۔ یا سوسائٹی یا ایسوسی ایشن تا اطلاع ثانی کوئی اجلاس منعقد نہ کرے۔ تاوقتیکہ نظارت امور عامہ سے باقاعدہ اجازت حاصل نہ کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کا بن جاتا ہے اُسے خدا سب کچھ عطا کرتا ہے

(فرمودہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

"اتفاقی طور سے دُنیا میں کوئی چیز نہیں۔ اگر خداتعالیٰ کا ذرہ ذرہ پر تصرف تام اور اقتدار نہ ہو۔ تو وُہ خدا ہی کیا ہُوا۔ اور دُعا کی قبولیت کی اُس سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ درحقیقت یہی ہے۔ کہ وُہ ہوا کو جدھر چاہے۔ اور جب چاہے چلا سکتا ہے۔ اور جب ارادہ کرے بند کر سکتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں پانی۔ اور پانیوں کے سمندر ہیں جب چاہے جوش زن کر دے۔ اور جب چاہے ساکن کر دے۔ وُہ ذرہ ذرہ پر قادر اور متصرف خدا ہے اس کے تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں۔ وُہ جنہوں نے دعا سے انکار ہی کر دیا ہے۔ ان کو بھی مشکلات پیش آئے ہیں۔ کہ انہوں نے خدا کو ہر ذرہ پر قادر مطلق نہ جانا اور اکثر واقعات کو اتفاقی مانا۔ اتفاق کچھ بھی نہیں۔ بلکہ جو ہوتا ہے۔ اور اگر پتا بھی درخت سے گرتا ہے تو وُہ بھی خدا کے ارادے اور حکمت سے گرتا ہے اور یہ سب ملائکہ ہیں۔ کہ خداتعالیٰ کے حکم کے اشارے سے کام کرتے ہیں۔ اور اُن کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ جو خدا کے سچے فرمانبردار اور اُسی کی رضا کے خواہاں ہوتے ہیں۔ جو خدا کا بن جاتا ہے۔ اُسے خدا سب کچھ عطا کرتا ہے۔ سچ ہے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہٗ پھر ایسے مرتبہ کے بعد انسان کو وُہ رعیت ملتی ہے۔ کہ جو باغی نہیں ہوتی۔ دُنیوی بادشاہ کی رعیت تو باغی بھی ہو جاتی ہے۔ مگر ملائکہ کی رعیت ایک ایسی رعیت ہے۔ کہ وُہ باغی نہیں ہوتی"۔

(الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست اخبار

اگر کوئی دوست چھ ماہ کے لئے الفضل میرے نام جاری کرا دیں۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ اجر عظیم دے گا۔ اس جگہ تقریباً ۲۰-۲۰ میل تک کوئی احمدی نہیں ہے۔ اور اخبار کی سخت ضرورت ہے۔ خاکسار محمد صادق لہری ضلع جہلم۔

تبلیغی لٹریچر کی ضرورت

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بانکوڑا میں احمدیہ انجمن قائم کی گئی ہے۔ تبلیغ کا کام بھی مستعدی سے شروع کیا گیا ہے۔ لوگ غربت کی وجہ سے لٹریچر خرید نہیں سکتے۔ نیز احباب جماعت کو بھی سلسلہ سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے ضروری کتب کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب حیثیت اس غریب جماعت کو تقویت دینے کے لئے ضروری کتب اور ٹریکٹوں سے امداد دیں۔ تو بہت مفید ہوگا۔ خاکسار محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بانکوڑا

درخواستہائے دعا

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۵ سرگودھا۔ محمد اسمٰعیل صاحب قادیان کی اہلیہ۔ مولوی نور احمد صاحب لودھی ننگل مولوی عبد اللہ صاحب اعجاز قادیان کے والد صاحب۔ غلام احمد صاحب سری نگر۔ سید بیر احمد صاحب ہوشیار پور۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب جڑانوالہ کے بچے۔ فضل کریم صاحب کلکتہ۔ بدرالدین صاحب فیض اللہ چک کی اہلیہ۔ شیخ فیروز الدین صاحب لاہور۔ نواب خان صاحب چک چہور ۱۱۔ چودہری غلام محمد صاحب علی پور بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے

امیر علی صاحب احمدی جنگلور۔ محمد رفیع و منور حسین صاحبان مرننگ۔ رشید احمد صاحب قریشی احمد پور۔ مولوی عبد السلام صاحب عمر۔ چودہری انور حسین خان صاحب۔ محمد انور علی خان صاحب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب

جڑانوالہ کا لڑکا منشی اللہ دتا صاحب گھمن کلاں مولوی صدر الدین صاحب۔ ہنگو کا لڑکا عطاء اللہ صاحب چک ۳۵، عبد اللہ خان صاحب چک راہداس کا لڑکا مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک عبد اللہ خان صاحب کلرک ۴/۲ برما ٹین مانڈلے ملک برما کے لئے بزرگان قوم دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ خاکسار رشید احمد میمو۔

نماز جنازہ

برادر یا موسی لگو دالیگوس (افریقہ) کے رہنے والے جو مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کے زمانہ کے احمدی تھے۔ ۲۴ جنوری ۳۵ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھ کر ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

درخواست دعا

سید سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نیروبی عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کے جگر کا اپریشن ہو چکا ہے۔ اشد ضعیف ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے صحت سے مایوسی کا اظہار کر دیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ سید صاحب موصوف نیروبی کی جماعت کے لئے بطور نعمت بے بدل کے ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

۱۱ مارچ ممتاز بیگم بنت عبد الرحیم صاحب مرحوم کا نکاح نذیر احمد ولد مستری عبد العزیز صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر نصف معجل اور نصف غیر معجل پر مولوی عبد المغنی صاحب امام مسجد احمدیہ جہلم نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار عطا محمد امیر جماعت احمدیہ جہلم

(۲) رضیہ بیگم بنت حسن دین صاحب قوم ارائیں ساکن گوہد پور ضلع سیالکوٹ کا نکاح اللہ رکھا ولد نور حسین قوم ارائیں محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ دو صد روپیہ خاکسار نے مورخہ ۳۱ مارچ کو گوہد پور میں پڑھا خاکسار محمد ابراہیم سیالکوٹ (۳) ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء کو خاکسار کا نکاح مولوی نذیر احمد صاحب ملتانی نے ڈاکٹر ظفر حسن صاحب صوبیدار فیروزپور کی دختر فرخندہ اختر سے مبلغ پانچ سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ خاکسار عبد الرحمٰن مبشر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

نشنل لیگ محمود آباد کی قراردادیں

نشنل لیگ محمود آباد فارم کا ایک غیر معمولی اجلاس ۶ اپریل منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور کی گئیں:

(۱) یہ جلسہ ملتان سے شائع ہونے والے پوسٹر بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" کو حد درجہ اشتعال انگیز دل آزار۔ امن سوز اور قتل وغارت کی علانیہ تلقین کرنے والا یقین کرتا ہے جس کی اشاعت نے ہمارے نازک ترین احساسات کو سخت مجروح کیا ہے۔ اور حکام سے انصاف اور امن عامہ کے نام پر نہایت زور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس گندے پوسٹر کے کمینہ مصنف کو ایسی سزا دی جائے۔ جو امن کو برباد کرنے والوں کو ملنی چاہیئے۔

(۲) یہ جلسہ قادیان میں ایک ملازم پولیس کے ایک احمدی خاتون کی ہتک کرنے پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ حکومت عورتوں کی عزت کی حفاظت کے متعلق اپنی پرانی روایات کو قائم رکھنے کی خاطر مجرم کو قرار واقعی سزا دے گی۔

(۳) یہ جلسہ مفسدہ پرداز احراریوں کے میاں محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی سائیکل مرچنٹ قادیان کو حبس بیجا میں رکھنے اور زدوکوب کرنے پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے یقین کرتا ہے۔ کہ اس رنجدہ صورت حالات کی تمام تر ذمہ داری مقامی حکام پر عائد ہوتی ہے۔ اور حکام بالا سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس واقعہ کی پوری پوری تحقیقات کر کے مفسد احراریوں اور ان کے سرکاری اور غیر سرکاری مددگاروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

(۴) مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان گورنمنٹ پنجاب۔ گورنمنٹ ہند اور پریس کو بھیجی جائیں۔

سکرٹری نشنل لیگ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام		نمبر	نام	پتہ
(۱)	Musa Afana Lagos Africa.		(۵)	ماسٹر محمد شریف صاحب	ضلع لاہور
(۲)	Saleh Bin Sujah Umar Tahasa Africa.		(۶)	مسماۃ حسین جان صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
(۳)	Mrs Saleh Bin Sujah Umar Tahasa Africa.		(۷)	مسماۃ غلام صاحبزادہ صاحبہ	" شاہ پور
(۴)	اللہ دتا صاحب۔ ضلع فیروزپور		(۸)	سردار بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
			(۹)	غلام فاطمہ صاحبہ	" "
			(۱۰)	حسن بی بی صاحبہ	" "
			(۱۱)	قاسم بی بی صاحبہ	" "
			(۱۲)	محمد شفیع صاحب	" "

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان مورخہ ۸ - محرم ۱۳۵۴ھ

احراریوں کی مسلمانوں کو آریہ عیسائی بلکہ دہریہ بنانیکی کوشش

کیا مسلمان اس خطرہ کو محسوس نہیں کرینگے

احرار کا دعوٰے تو یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کی طرف سے کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ چونکہ اسلام کو نقصان پہونچا رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کر رہی ہے۔ اور مسلمانوں کو گمراہی اور ضلالت کی طرف لے جا رہی ہے اس لئے وہ اس جماعت کو مٹا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو نہ اسلام سے کوئی تعلق ہے۔ نہ اسلام کی محبت ان کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و توقیر کی انہیں کوئی پروا ہے۔ اور نہ ان کی یہ خواہش ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے مسلمان رہیں۔ بلکہ وہ محض ذاتی اغراض کی خاطر مذہب کی آڑ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں۔ اور اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اسلام کے بدترین دشمنوں سے امداد حاصل کرنے سے بھی انہیں کوئی دریغ نہیں ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ جو لوگ مسلمانوں کا نام و نشان مٹا کر انہیں اپنے اندر شامل کرنے کے لئے ترلور کوشش کر رہے ہیں۔ ان کو اس مقصد میں کامیاب بنانے کے لئے سرگرم جد وجہد کر رہے ہیں جس کا تازہ ثبوت ذیل میں پیش کیا جاتا ہے

مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے اور اسلام کے غلاف میں کفر و ضلالت کا زہر لپیٹ کر ان کے گلے سے اتارنے کے لئے "امداد الاسلام" کے نام سے احراریوں کا ایک ماہوار رسالہ ضلع جالندھر سے نکلتا ہے۔ اس نے اپنے اپریل ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں اسلام کی امداد کا سب سے مؤثر اور سب سے بہترین طریق جو اختیار کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک آریہ کا ہم نوا بن کر مسلمانوں کو یہ تلقین کی ہے۔ کہ وہ مسلمان نہ رہیں۔ بلکہ آریہ بن جائیں۔ یا پھر ہندو۔ اور عیسائی بن جائیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

آریہ بن۔ ہندو بن۔ خواہ مسلم وعیسائی بن
گر تجھے ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ بن

گویا۔ "امداد الاسلام" کے نزدیک ایک مسلم کہلانے والا آریہ بن کر۔ ہندو بن کر۔ اور عیسائی بن کر تو ایمان دار ہو سکتا ہے۔ البتہ اسے احمدی نہیں بننا چاہیئے۔ کیونکہ احمدی بننے سے ایمان باقی نہیں رہتا۔ اب آریوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کے عقائد سے معمولی سی واقفیت رکھنے والا انسان بھی بآسانی معلوم کر سکتا ہے وہ اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کیا عقائد رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اسلام بالکل جھوٹا مذہب ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ صرف راستباز نہیں سمجھتے بلکہ آپ کی ذات والاصفات پر بدترین الزام لگاتے۔ اور نہایت مکروہ شکل میں دنیا کے سامنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور ان کی خواہش ہے جس کی تکمیل کے لئے وہ دن رات سرگرم عمل ہیں۔ کہ کوئی انسان مسلم نہ کہلائے۔ بلکہ مسلمانوں کو صفحہ دنیا سے نابود کرنے میں ان کا ممد و معاون بن جائے۔ ان حالات میں "امداد الاسلام" نام رکھ کر مسلمانوں سے جو یہ کہتا ہے۔ کہ وہ آریہ بن جائیں۔ ہندو بن جائیں۔ عیسائی بن جائیں۔ اس کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرا رہا ہے۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ مسلمان کہلانے والا کوئی باقی رہے:۔

پھر اسی پر بس نہیں کی گئی۔ بلکہ ایک "مولانا" کی زبانی یہ تحریک کی گئی ہے۔ کہ اگر مسلمان کہلانے والے آریہ یا ہندو یا عیسائی نہ بن سکیں تو پھر وہ دہریہ اور نیچری ہی بن جائیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

ایک مسلم سے یہ کل کہتے تھے مولنا عزیز
دہریہ بن۔ نیچری بن۔ لیک مرزائی نہ بن

گویا نہ تو کسی کو غیر احمدی مسلمان رہنا چاہیئے اور نہ احمدی مسلمان بننا چاہیئے۔ بلکہ یا تو اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب کو قبول کر لینا چاہیئے اور ان لوگوں میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ جو اسلام کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ یا پھر دہریہ اور نیچری بن کر خدا تعالےٰ کی ہستی کا ہی منکر بن جانا چاہیئے۔ اور ان لوگوں میں شریک ہو جانا چاہیئے۔ جو رب العلمین اور مالک یوم الدین کے متعلق بدزبانی کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں:۔

غور کرنے کی بات ہے۔ کہ جو لوگ مسلمانوں کو یہ تلقین کر رہے ہیں۔ کیا ان کے متعلق یہ وہم و گمان میں بھی آ سکتا ہے۔ کہ ان کے سینہ کے کسی گوشہ میں اسلام کی ایک ذرہ بھر بھی محبت پائی جاتی ہے۔ ان کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ بھی عزت ہے۔ اور ان کی یہ خواہش ہو سکتی ہے۔ کہ مسلمان صفحۂ عالم پر پائے جائیں۔ چونکہ یہ لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو اسلام وہ پیش کر رہے ہیں۔ اور جس کا نمونہ وہ اپنی زندگیوں میں دکھا رہے ہیں۔ اس سے کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان مطمئن نہیں ہو سکتا اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ اسلام کو اس کی حقیقی شکل میں پیش کر رہی ہے اور اسلام سے محبت رکھنے والوں کا احمدیت میں داخل ہو جانا ضروری ہے۔ اس لئے اسلام کے ان اندرونی دشمنوں نے جو "حفاظت اسلام" اور "امداد الاسلام" کا نقاب اوڑھے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ تلقین کرنی شروع کر رکھی ہے۔ کہ آریہ۔ ہندو عیسائی۔ دہریہ اور نیچری بن جائیں۔ مگر احمدی نہ ہوں۔ کیونکہ اگر وہ احمدی ہو جائیں۔ تو اسلام دنیا سے مٹ نہیں سکتا۔ بلکہ ترقی کریگا

اب وہ لوگ جن کے سامنے احراری اسلام کی حفاظت کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ غور فرمائیں۔ کہ کیا یہی حفاظت اسلام ہے۔ اور اسی کے لئے وہ اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ کاٹ کر احراریوں کی جیبیں پُر کر رہے ہیں۔ ہر دیدہ ور اور ہوشمند مسلمان جانتا ہے۔ کہ اس وقت جماعت احمدیہ اسلام کی جو خدمت کر رہی ہے۔ اور دنیا کے سامنے اسلام کو پیش کرنے کے لئے جس قدر جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ ان کی مثال کہیں نہیں مل سکتی۔ لیکن اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احراری اس لئے دیوانہ وار حملہ آور ہو رہے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک یہ جماعت اسلام کی مخالف اور اسے نقصان پہونچانے والی ہے اور مسلمانوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا وہ آریوں۔ ہندوؤں۔ عیسائیوں۔ دہریوں اور نیچریوں کے متعلق یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اسلام کے بہت بڑے حامی و مددگار اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ اگر نہیں۔ اور ان لوگوں کی اسلام دشمنی ہر ایک مسلمان کے نزدیک مسلّم ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اسلام کے ان کھلے دشمنوں میں شامل ہونے کے لئے تو کہا جاتا ہے۔ مگر احمدی بننے سے روکا جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ خود احراری دراصل اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلئے غیر مسلموں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ جو ان کے تنور شکم کو پُر کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ اس کے معاوضہ میں مسلمانوں کو نہ صرف آپس میں لڑاتے رہتے ہیں۔ بلکہ یہ تلقین بھی کرتے ہیں۔ کہ اسلام کو ترک کر کے اور جو مذہب چاہو قبول کر لو۔ یا مذہب کو بالکل ہی جواب دیکر دہریہ بن جاؤ۔ یہ تحریک "امداد الاسلام" کے صفحات میں ہی نہیں کی گئی۔ بلکہ اس سے قبل بارہا احراری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک بیرون ہند میں تبلیغ اسلام

الحركة الاحمدية في البلاد العربية

عرصہ زیر رپورٹ میں سترہ اصحاب داخل جماعت احمدیہ ہوئے۔ جن میں سے تیرہ دوستوں کے اسماء "الفضل" (۷ مارچ) میں شائع ہو چکے ہیں۔ باقی چار اصحاب کے نام حسب ذیل ہیں (۱) السید فتحی آفندی کامل محمود (۲) السیدۃ فاطمہ محمد الخزرجی۔ (۳) السیدۃ مدیحہ محمد (۴) عزیزہ ابراہیم بلال۔ اول الذکر دوست قاہرہ میں ایک معقول عہدہ پر ملازم ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے ان تمام نئے بھائی بہنوں کو مزید اخلاص اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کبابیر کا رجسٹریشن

اللہ تعالےٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت احمدیہ کبابیر حکومت فلسطین میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ مدرسہ احمدیہ قبل ازیں سرکاری طور پر منظور ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

ماہوار رسالہ "البشریٰ"

یکم جنوری ۱۹۳۵ء سے ماہوار رسالہ (البشریٰ) شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ پہلا نمبر اعلیٰ کاغذ اور عمدہ مضامین پر مشتمل شائع ہو چکا ہے۔ احمدیہ پریس کے درست ہونے کے انتظار میں دوسرے نمبر میں قدرے تاخیر ہو گئی تھی۔ اب پریس باقاعدہ جاری ہو چکا ہے۔ اس لئے جلد ماہ بماہ رسالہ جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔ احباب رسالہ کی خریداری منظور فرما کر ممنون فرمائیں۔

مدرسہ احمدیہ

ماہ جنوری سے مدرسہ احمدیہ میں لڑکیوں کیلئے بھی علیحدہ شاخ کھول گئی ہے۔ اخویم شیخ مصطفےٰ بچیوں کو پڑھاتے ہیں۔ اس وقت اس جماعت میں دس بچیاں تعلیم پاتی ہیں۔ مدرسہ احمدیہ میں لڑکوں کی تعداد اس وقت تیس ہے۔ چونکہ مدرسہ کا پہلا مدرس مصر چلا گیا ہے۔ اس لئے دو ماہ سے میں خود بچوں کو پڑھاتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی ہے۔ اب بعض طالب علم تبلیغی کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ نئے مدرس کے لئے انتظام ہو رہا ہے۔

مسجد سیدنا محمود ایدہ اللہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مسجد سیدنا محمود میں عورتوں کے لئے قادیان کی مسجد اقصیٰ کی طرز پر باپردہ حصہ الگ کیا گیا ہے۔ اب احمدی خواتین باقاعدہ ہر جمعہ کی نماز مسجد میں ادا کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس طریق کو بابرکت بنائے۔ آمین

متفرق امور

۱۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سے لوگوں کو تبلیغ احمدیت زبانی اور تحریری طور پر کی گئی۔ اقامت مصر کے عرصہ میں مجھے اسکندریہ جانے کا موقعہ بھی ملا۔ وہاں پر بعض ہندوستانی دوستوں سے احمدیت کے متعلق مختصر گفتگو ہوئی۔ چند عربوں سے وفات مسیح کے متعلق تسلی بخش مکالمہ ہوا۔ قاہرہ میں مشہور ادیب عبد القادر مازنی اور شاعر خیر الدین الزرکلی اور بہترین ادبی رسالہ کے ایڈیٹر احمد حسن الزیات سے احمدیت کی حقیقت، اختلافی مسائل کے عقلی و نقلی دلائل پر لمبی اور دلچسپ گفتگو ہوئی۔ آخر الذکر دوست نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حادثہ صلیب میں احمدیت کا نقطۂ نگاہ معلوم کر کے خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا اے کاش کہ ازہر والوں کے پاس آپ جیسے علماء ہوں۔ جو مختلف مذاہب میں معقول ترین موازنہ کر سکیں۔

۲۔ جماعت احمدیہ قاہرہ کے اجتماعات باقاعدہ ہفتہ وار جاری ہیں۔ بعض علم دوست غیر احمدی بھی ان اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت عطا فرمادے۔ آمین۔

۳۔ اس جگہ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تمام جدید تحریکات میں مقدور بھر شریک ہو رہے ہیں۔ اور تبلیغ کے لئے ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ اسجگہ کی جماعتیں بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے مخالف

احمدیوں کا بائیکاٹ اور ذمہ وار حکام!

گورنمنٹ کسی کا بائیکاٹ کرنے اور بائیکاٹ کی تحریک کرنے کو جرم قرار دے چکی ہے۔ اور جن دنوں کانگریس نے بائیکاٹ پر زور دے رکھا تھا۔ اس وقت بہت سے لوگوں کو اس وجہ سے سزائیں بھی دی گئی تھیں۔ کہ وہ لوگوں کو بدیشی مال کے بائیکاٹ کے لئے کہتے تھے۔ لیکن ایک عرصہ سے احراری جگہ جگہ احمدیوں کا بائیکاٹ کرا رہے ہیں۔ ضروریات زندگی کا مہیا کرنا ان کے لئے محال بنا کر انہیں مصائب میں مبتلا کئے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض کو ان کا گھروں سے باہر نکلنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ مگر احراریوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اور احراری اخبارات احمدیوں کے بائیکاٹ کے اعلان کر کے اس مصیبت کو وسعت دے رہے ہیں۔ چنانچہ زمیندار ۶ اپریل میں "نوشہرہ چھاؤنی میں مسلمانوں کا مرزائیوں سے مقاطعہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے کہ "تین چار ہزار مسلمانوں نے قرآن پاک کو سامنے رکھکر مرزائیوں سے ہر حال میں مجتنب رہنے کا اعلان کر دیا"۔

غرض یہ فتنہ نہ صرف اندر ہی اندر بڑھ رہا ہے۔ بلکہ اخباروں کے ذریعہ کھلم کھلا وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں اور بھی کئی طرق سے احمدیوں کو جانی اور مالی نقصان پہونچایا جا رہا ہے۔ کیا حکام اس ظلم کے انسداد کے لئے کوئی موثر کارروائی کریں گے؟

ریلوے کی ملازمتیں اور مسلمان

پچھلے دنوں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے مسلمان ملازمان ریلوے کی چوتھی سالانہ کانفرنس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے نہایت پرمغز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ پچھلے سال حکومت ہند نے ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے پچیس فیصدی کا جو تناسب مقرر کیا تھا۔ اس کا اطلاق سرکاری ریلویز کے متعلق نہایت غیر منصفانہ طریقے سے کیا جا رہا ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ مختلف ریلویز میں جو اشخاص اعلیٰ عہدوں پر قابض ہیں۔ اور نئے ملازموں کی بھرتی کے ذمہ وار ہیں۔ وہ مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے۔ اور انکے نزدیک حکومت کے احکام کو توڑ مروڑ لینا بالکل آسان ہے۔ جب تک ان لوگوں کی حرکات کا سدباب نہ کیا جائیگا۔ حکومت کا کوئی اعلان مسلمانوں کی حق تلفی کی تلافی نہیں کر سکیگا تمام ریلویز کے اسٹابلشمنٹ سیکشن ہندوؤں سے بھرے پڑے ہیں اور ان میں مسلمان کا نام و نشان تک نہیں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہر ریلوے کے اس سیکشن میں قابل اور بیدار مغز مسلمان افسروں کو مقرر کیا جائے۔ تاکہ ہندوؤں کی سازشوں کا بھانڈا پھوٹے۔ اور وہ مزید شرارت نہ کر سکیں۔

مسلمانوں کا مطالبہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ جو ریلویز ہندوستان کے مختلف حصوں میں مصروف کار ہیں۔ ان کے حلقۂ اثر میں مختلف قوموں کی آبادی کا جو کچھ تناسب ہے۔ اس کے مطابق تناسب ملازمتوں میں بھی قائم کر دیا جائے۔ اگر نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب صوبہ سرحد اور سندھ میں چلتی ہے۔ اور ان علاقوں میں مجموعی حیثیت سے مسلمانوں کی آبادی تین چوتھائی کے قریب ہے۔ تو مسلمان اس ریلوے میں تین چوتھائی ملازمتوں کے حقدار ہیں۔ اور اگر مدراس میں ان کی آبادی چھ فیصدی ہے تو وہاں کی ریلوے میں وہ ہرگز ساٹھ فیصدی ملازمتیں طلب نہ کرینگے۔

نئے تقررات کے علاوہ موجودہ ملازموں کی ترقیوں میں بھی یہی اصول مدنظر رکھنا چاہئے۔ ورنہ مسلمانوں کی کمی مدت دراز تک پوری نہ ہو سکیگی ہمیں امید ہے۔ کہ وائسرائے کی کونسل کے نئے ممبر چودھری ظفر اللہ خان جناب جو ریلوے کے انچارج بننے والے ہیں۔ اس محکمے میں مسلمانوں کی موجودہ حق تلفی کا تدارک کرنے میں خاص سرگرمی سے کام لیں گے۔ (انقلاب)

291

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی مذہبی میٹنگ پر کریمنل لاامنڈمنٹ ایکٹ

لگانے والا مجسٹریٹ

اپنے نفسوں کو قربان کردو اور آستانۂ الٰہی پر گر جاؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵- اپریل ۱۹۳۵ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میری تحریک کے مطابق

تین روزے ہو چکے ہیں۔ اور اب یہ چوتھے روزہ یعنی وسطی روزہ کا ہفتہ گزر رہا ہے۔ گویا وُہ تحریک چند روز میں اپنے شباب کو پہونچنے والی ہے۔ یہ سات روزے جو ہماری جماعت کے دوست ہندوستان میں بھی اور باہر بھی رکھیں گے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اصلاح حالات میں ممد ہونگے۔ اور ان لوگوں کے شر کو دُور کرنے کا موجب ہونگے۔ جن کو سلسلہ کی مخالفت کے سوا آج کل کوئی اور شغل ہی نہیں ہے۔ مگر ہمارے دوستوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان سات روزوں کے ساتھ وُہ سارے شرور سے بچ جائیں گے۔ بلکہ یہ

ایک چلّہ دُعاؤں کا

ہے۔ اور نہ معلوم ایسے کتنے چلّے اور ہمیں اختیار کرنے پڑیں گے۔ ہمارے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی اصل غرض ہماری جماعت کے قیام سے یہ ہے۔ کہ ایک مصفا۔ اور پاکیزہ جماعت دُنیا میں قائم ہو اور سونے کو صاف کرنے کے لئے

کٹھالی میں ڈالنا ضروری

ہوتا ہے۔

پس یہ ابتلاء ہماری اصلاح کے لئے ہیں۔ اور ہمیں اس صحیح رستہ پر قائم کرنے کے لئے ہیں۔ جس پر چلانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ ہم میں سے ابھی بہت ہیں۔ جو اصلاحوں کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو یا تو جماعت سے نکال دے۔ اور یا پھر ان کی اصلاح کر دے۔

خدا تعالےٰ جماعت کو ایسے مقام پر لے جانا چاہتا ہے۔ جس پر اسے دیکھ کر اپنے اور غیر سارے ہی تعریف کریں۔ کیا چھوٹا سا کیڑا انسان کے نطفہ میں ہوتا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ ظلمات میں سے گزارتا ہے جیسا کہ وُہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وُہ

کئی ظلمات میں سے گزر کر

کتنا خوبصورت بچہ ہو جاتا ہے۔ نطفہ سے انسان کتنا گھن کھاتا ہے۔ لیکن بچہ کو ماں باپ اور دُوسرے رشتہ دار کتنا پیار کرتے ہیں سو اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ جماعت ظلمتوں سے گزرے۔ تا اس کی اصلاح ہو جائے وُہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ مختلف فتنوں سے گزرتے ہوئے بھی ہم کس طرح راستی پر قائم رہتے ہیں۔ اور اپنے کام کو نہیں بھولتے اس وجہ سے

فتنہ کے بعد فتنہ

آتا ہے۔ ایک حرکت احرار کی طرف سے ہو جاتی ہے۔ وُہ دبتی ہے۔ اور دوست سمجھتے ہیں۔ کہ نجات ہو گئی۔ اور معاً ایک حرکت مقامی حکام کر دیتے ہیں۔ اس کا اثر ابھی ہوتا ہے۔ کہ پھر احرار کی طرف سے۔ دوسری حرکت ہو جاتی ہے۔ گویا احرار اور مقامی حکام

ایک ہی ٹیم کے دو ونگ

ہیں۔ ایک لفٹ اور ایک رائٹ کبھی لفٹ ونگ والے فٹ بال ہمارے گول کی طرف لاتے ہیں۔ ہم انہیں روکتے ہیں۔ تو وُہ بال کو جھٹ پاس کر کے۔ رائٹ ونگ والوں کی طرف پاس کر دیتے ہیں۔ پھر وُہ کوشش کرتے ہیں کہ گول ہو جائے۔ اور ہم جب ان کے حملہ کو روکتے ہیں۔ تو وُہ ٹیم کے دُوسرے حصہ کی طرف بال بھیج دیتے ہیں۔ اس وقت ہماری حالت اس ٹیم کی ہے۔ جو سارا زور گول کو بچانے میں خرچ کر رہی ہوتی ہے۔ ہم جب ایک طرف کے حملہ کو روکتے ہیں۔ تو دوسری طرف سے ہو جاتا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ

احرار اور مقامی حکّام

ایک ہی ٹیم کے دو ونگ ہیں۔ جب ایک ونگ پر زور پڑتا ہے۔ تو وُہ بال کو دُوسری طرف بھیج دیتے ہیں۔ احرار تو احرار ہی ہیں ان کا کیا کہنا۔ حکومت کے جو افراد ان کی ٹیم میں شامل ہیں۔ اُن پر اور بے شک نگران ہیں۔ پنجاب کی حکومت۔ ہندوستان کی حکومت۔ اور پھر انگلستان میں حکومت ہے جب ان کی طرف سے کوئی حرکت ہوتی ہے تو دوستوں کی نگاہ قدرتی طور پر بالا افسروں کی طرف اُٹھتی ہے۔ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ احرار کو تو کوئی روکنے والا نہیں۔ حکام ضلع گورداسپور جو کارروائیاں کرتے ہیں۔ ان پر

حکومت پنجاب

ضرور ایکشن لے گی۔ اور اس لئے ان کی طرف سے کسی ایسی حرکت پر ساری جماعت کی نگاہیں لاہور کی طرف اُٹھتی ہیں۔ اور وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے اُوپر اور افسر ہیں اُن کو ہم سے کوئی ضد نہیں۔ اس لئے وُہ ضرور انصاف کریں گے۔ لیکن جسے یہ

خلافِ آئین حرکت

سمجھتے تھے۔ جب اس کی گُونج لاہور پہونچتی ہے۔ اور وہاں سے بھی کوئی حرکت نہیں ہوتی تو وُہ مایُوس ہو جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ معلُوم ہوتا ہے۔ ساری گورنمنٹ ہی ہمارے خلاف ہے۔ مگر اس خیال سے پھر انہیں تسلی ہو جاتی ہے۔ کہ ممکن ہے معاملہ ان پر واضح نہ ہُوا ہو۔ اور ان کو معاملات غلط پہونچائے گئے ہوں۔ اس خیال سے پھر ان کے دل میں امید پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ پھر جب حق کُھلے گا۔ تو وُہ ضرور دخل دیں گے یہاں تک کہ پھر

ایک نیا واقعہ

ہوتا ہے۔ اور ان کی نگاہیں پھر لاہور کی طرف اٹھتی ہیں۔ مگر پھر

صدائے برنخواست

والا معاملہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ چھ ماہ کے واقعات میں سوائے ایک اس نوٹس کے جو مجھے دیا گیا تھا۔ ہوتا رہا ہے۔ کسی ایک معاملہ میں بھی حکومت پنجاب نے ہمارے علم میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ ممکن ہے۔ کوئی دخل دیا گیا ہو۔ مگر ہمارے علم میں نہیں۔ اس وجہ سے قدرتی طور پر جماعت میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ شائد اوپر کے افسر بھی ہمارے مخالف ہیں یا انہیں دھوکا دیا گیا ہے۔ یہ تو ہم نہیں مان سکتے۔ کہ وُہ عملاً ایسا کر رہے ہوں۔ کیونکہ

انگریز افسروں کو

احرار اور احمدیوں کے جھگڑوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ہندوستانی افسروں کو تو مذہبی طور پر یا قومی طور پر۔ یا دوستوں کے لحاظ کی وجہ سے کسی کی رعایت ہو سکتی ہے۔ مگر انگریزوں کے متعلق اس کے سوائے کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ انہیں

دھوکا دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو مگر ان کی طرف سے خاموشی کی وجہ سے قدرتی طور پر جماعت کے دوست پریشان ہوتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ ممکن ہے۔ بعض طبائع میں غصہ بھی پیدا ہوتا ہو۔ اور ان خطوط سے جو مجھے چاروں طرف سے موصول ہوتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔

بعض طبائع میں غصہ

پیدا ہوتا ہے۔ مگر پھر جب عقل کہتی ہے کہ انگریز افسروں کو ان جھگڑوں سے کیا واسطہ ہو سکتا ہے۔ اور ان کا کیا دخل ہو سکتا ہے تو پھر خیال آجاتا ہے۔ کہ اب کوئی موقعہ ہوا تو پھر دیکھیں گے۔ یہ

ایک لمبا سلسلہ

چلا جا رہا ہے۔ اور اس بات کا محتاج ہے کہ اس کے متعلق میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں ایسا کروں میں ایک تازہ واقعہ کا اظہار کرتا ہوں۔ جو پچھلے تمام حالات اور واقعات سے

بہت زیادہ سنگین اور بہت زیادہ خطرناک

ہے۔ یہاں کے چند طلباء نے ملکر ایک سوسائٹی مذہبی تقریروں کی مشق کے لئے بنائی ہوئی ہے۔ میں نے اس کے کاغذات منگوا کر دیکھے ہیں۔ وہ ہمیشہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وفات مسیح علیہ السلام پر تقریریں کرتے ہیں۔ باقی اس کے علاوہ نظم یا کبھی کوئی چٹکلا ہو گیا۔ تو ہو گیا۔ ورنہ تقریریں سب انہی دو موضوع پر ہوتی ہیں۔ یہ مجلس کئی ماہ سے قائم ہے۔ اور اس کی کئی میٹنگیں ہو چکی ہیں۔ اس کے تمام ممبر طالب علم ہیں جو ۱۸ سے ۱۰ سال تک کی عمر کے ہیں۔ کل ممبر ۲۷ ہیں۔ مولوی غلام احمد متعلم جامعہ احمدیہ اس کے صدر ہیں۔ اور اس کے ممبروں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ غلام احمد متعلم جامعہ احمدیہ صدر
۲۔ مولوی محمد احمد ۱۸ سال ہفتم احمدیہ سکول
۳۔ صوفی محمود احمد ۱۶ سال نہم ہائی سکول
۴۔ صلاح الدین ۱۵ سال ،، ،، ،،
۵۔ سلطان احمد ۱۶ ،، ہشتم ،، ،،
۶۔ مولوی برکات احمد ۱۷ ،، نہم ،، ،،
۷۔ مبارک احمد ۱۴ سال ہشتم ہائی سکول
۸۔ محمد صادق ۱۶ ،، نہم ،، ،،
۹۔ شریف احمد ۱۳ ،، ہشتم ،، ،،
۱۰۔ محمد عثمان ۱۲ ،، ہفتم ،، ،،
۱۱۔ مولوی نور الحق ۱۸ ،، ششم احمدیہ سکول
۱۲۔ حافظ مسعود احمد ۱۲ ،، ہفتم ہائی سکول
۱۳۔ جلال الدین ۱۱ ،، ششم ،، ،،
۱۴۔ عبد الحی ۱۵ ،، نہم ،، ،،
۱۵۔ عبد القیوم ۱۰ ،، ششم ،، ،،
۱۶۔ محمد اکرم ۱۵ ،، ہفتم ،، ،،
۱۷۔ بشارت الرحمن ۱۴ ،، ہشتم ،، ،،
۱۸۔ مبشر احمد ۱۰ ،، ششم ،، ،،
۱۹۔ حلیم احمد ۱۷ ،، ہفتم ،، ،،
۲۰۔ عبد الرؤف ۱۲ ،، ششم ،، ،،
۲۱۔ فضل حق ۱۳ ،، دوئم احمدیہ ،،
۲۲۔ محمد علی ۱۷ ،، ہفتم ہائی ،،
۲۳۔ بشیر علی ۱۴ ،، نہم ،، ،،
۲۴۔ عبد الرشید ۱۵ ،، پنجم احمدیہ ،،
۲۵۔ منور حسین ۱۵ ،، ششم ہائی ،،
۲۶۔ بشارت احمد ۱۱ ،، پنجم ،، ،،
۲۷۔ ہادی ۱۰ ،، چہارم ،، ،،
۲۸۔ محمد یعقوب کوکب سیکرٹری

یہ ۲۷ لڑکے علاوہ سیکرٹری کے ہیں۔ گویا کل ملکر ۲۸ ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک

انجمن حزب اللہ

بنائی ہوئی ہے۔ جس میں وفات مسیح علیہ السلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریریں ہوتی ہیں۔ یہ ممبر سب چھوٹے بچے ہیں جو اور انجمنوں میں جا کر تقریریں کرنے سے شرماتے ہیں جیسا کہ چھوٹے بچے ہمیشہ شرمایا ہی کرتے ہیں۔ پرسوں ان کا اجلاس تھا۔ سیکرٹری کا بیان ہے کہ پہلے ایک پولیس انسپکٹر یا سب انسپکٹر وہاں پہونچے۔ اور کہا۔ کہ ہمیں اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہاں تو چھوٹے چھوٹے بچے تقریریں کرینگے۔ وہ تو اپنے رشتہ داروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے بھی شرماتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے الگ ایک مکان میں ہم جلسہ کرتے ہیں۔ اگر پولیس کے لوگ وردیاں پہن کر آگئے۔ تو ان کے تو ہوش اڑ جائیں گے۔ سب کے سب طالب علم ہوتے ہیں۔ ہاں کبھی کسی مدرس کو صدر بنا لیتے ہیں۔ آپ کے آنے پر لازمی بات ہے۔ کہ ان سے بولا نہیں جائیگا۔ اس پر انہوں نے ایک حکم نکال کر دکھایا۔ کہ یہ سرکاری حکم ہے۔ سیکرٹری کہتا ہے۔ کہ اس پر میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ ہمارے محلہ کے پریذیڈنٹ صاحب سے کہیں۔ اگر انہوں نے کہا۔ تو ہم اجازت دیدینگے۔ چنانچہ وہ صدر کے پاس گئے۔ اور حکم ان کو دکھایا۔ یہ حکم

مجسٹریٹ علاقہ کیطرف

تھا۔ اور اسی ایکٹ کے ماتحت تھا جس کی Preamble میں لکھا ہے کہ

حکومت کا تختہ الٹ دینے کیلئے

جو انجمنیں بنائی جاتی ہیں۔ یہ ان میں دخل دینے کے لئے ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ دس سال کی عمر کے بچوں پر جو اپنے بھائیوں سے بھی تقریریں کرتے ہوئے شرماتے ہوں باوردی پولیس اور نمبردار پٹواریوں کو لے جانا اور اس کے لئے

کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ

کو استعمال کرنا حکومت برطانیہ کی ڈیڑھ سو سالہ حکومت میں شاید

پہلا واقعہ

ہے۔ یہ جلسہ چند ایک بچوں کا تھا جس میں وفات مسیح علیہ السلام اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں ہونیوالی تھیں اس پر بارہ آدمی جن میں کئی پولیس کے افسر اور نمبردار وغیرہ شہادت کے لئے لیجانا کہ دیکھیں احمدی بچے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر لیکچر دیکر

حکومت کو الٹنے کیلئے

کیا پروگرام بناتے ہیں۔ یا وفات مسیح کی تقریریں کرتے ہوئے حکومت کے خلاف کیا کارروائیاں کرتے ہیں۔ ایک

ایسا غیر منصفانہ فعل

ہے جسکے متعلق میں جذبات کا اظہار نہیں کر سکتا۔ پہلے میں صرف اس کا ذکر کر کے اسے حکومت تک پہونچاتا ہوں۔ یہ ایک پرائیویٹ میٹنگ تھی جس میں صرف ممبر بلائے گئے تھے۔ اور صرف نوٹس ملنے کے بعد دس بارہ لڑکے طالب علم ڈر کیوجہ سے سیکرٹری نے بلوائے تھے۔ حکومت بتائے کہ کیا کبھی

احرار کی کسی میٹنگ

کے متعلق بھی ایسا کیا گیا ہے۔ لڑکوں کو جو سوجھتی ہے عجیب سوجھتی ہے۔ جب پولیس گئی۔ تو کئی بچے توڑ کر بھاگ گئے۔ دوسروں نے کہا۔ کہ جب ہم اپنے رشتہ داروں کے سامنے تقریریں نہیں کر سکتے تو ان لوگوں کے سامنے کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور انہوں نے تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر بچوں نے جو کیا وہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ مگر بچے تھے میں کیا کہوں۔ ان کو چاہئے تھا کہ اسی وقت کھڑے ہو جاتے اور

پروٹسٹ کے طور پر

ریزولیوشن پاس کر کے جلسہ کو ختم کر دیتے۔ کہ اس طرح بچوں کو ستایا جاتا اور ان کی مشقی تعلیم کو روکا جاتا ہے ہم اسکے خلاف پروٹسٹ کر کے جلسہ کو برخاست کرتے ہیں لیکن بچے جہاں بیوقوف اور بے سمجھ ہوتے ہیں وہاں ذہین بھی کمال کے ہوتے ہیں اور جب دق کرنے پر آئیں۔ تو بہت سخت دق کرتے ہیں۔ پس انہوں نے جو کچھ کیا۔ اس کے لئے میں ان کی ذہانت کی تو داد دیتا ہوں۔ مگر پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے بعض بڑی جماعت کے طلباء کو بلا کر کھڑا کر دیا۔ کہ

عربی میں تقریریں

کریں۔ اب عربی میں تقریریں ہو رہی ہیں۔ اور بیچارے پولیس والے بیٹھے ہیں۔ پولیس کے علاوہ ارد گرد کے دیہات کے نمبردار تھے۔ وہ بھلا کیا سمجھیں جو اردو کی تقریروں کو بھی نہ سمجھ سکیں۔ وہ عربی تقریر کو کیا سمجھ سکتے۔ میرے نزدیک طلباء کا یہ طریق تھا تو غلط۔ کیونکہ پولیس والوں کو شرارت کا موقعہ مل سکتا تھا جو پولیس کے آدمی وہاں بھیجے گئے۔ انکو میں جانتا تو نہیں ہاں ایک کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ وہ سلسلہ کا شدید دشمن ہے۔ اور ہمارے متعلق اسکی رپورٹیں اکثر غلط ہوتی ہیں۔ بہرحال پولیس کے جو آدمی گئے ان کا تو کوئی قصور نہ تھا۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجسٹریٹ کے حکم

کے پابند تھے۔ اس لئے میں انکو بے چارہ ہی کہتا ہوں۔ وہ بیچارے بھی وہاں حیران بیٹھے ہوں گے۔ کہ ہم کہاں پھنس گئے۔ بہر حال ان میں سے کوئی شریر یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ وہاں اتنی گالیاں دی گئی ہیں۔ کہ ہم بیان بھی نہیں کر سکتے۔ اور برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ بجائے اس کے کہ جا کر کہتے تقریریں عربی میں تھیں اس لئے سمجھ نہ سکے۔ وہ شرارت بھی کر سکتے تھے کہ زبانوں میں فرق تو ہوتا ہی ہے۔ اور ایک زبان کے بعض اچھے بھلے لفظوں کا دوسری زبان میں جا کر مفہوم بدل جاتا ہے۔

ایک لطیفہ

مشہور ہے کہ کسی نے دوسرے سے خط لکھ دینے کے لئے کہا وہ صرف ہندی جانتا تھا۔ اس لئے اس نے کہا میں ہندی میں خط لکھ دیتا ہوں لکھوانے والے نے پنجابی میں لکھوایا۔ کہ قطب الدین گھر دی کڑیاں ڈیچ کے اجمیر گیا۔ اب ہندی میں ق تو ہوتا نہیں نہ ہی ڑ ہوتی ہے۔ اس لئے ہندی میں لکھا ہوا خط جب منزلِ مقصود پر پہنچا۔ اور خط والے نے کسی ہندی دان سے خط پڑھوایا تو اس نے یوں پڑھا کتا بے دین گھڑی کڑیاں ڈیچ کے اج مر گیا۔ اس لئے ممکن تھا۔ کہ عربی کے بعض الفاظ کو وہ

خواہ مخواہ گالیاں بنا کر

پیش کر دیتے۔ اس لئے ان طلبا کا لطیفہ تو قابلِ داد ہے۔ میں ان کی ذہانت کی داد دیتا ہوں۔ مگر مجھ کی داد نہیں دے سکتا۔ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ پروٹسٹ کرتے۔ اور ریزولیوشن پاس کر کے جلسہ کو بند کر دیتے۔ اگر حکومت چاہتی ہے کہ ہمارے بچے مذہبی تعلیم حاصل نہ کریں۔ تو وہ نہ کریں گے۔ ہم ان کو تعلیم کے لئے دوسرے ملکوں میں بھیج دینگے

فارسی میں ضرب المثل

ہے۔ کہ پائے گدا لنگ نیست۔ ملک خدا تنگ نیست اگر حکومت کہتی ہے کہ مذہبی تعلیم نہ دو۔ تو ہم اس ملک کو چھوڑ جائیں گے۔ جس کے پاس زور ہو۔ وہ توڑ لیتا اور رعب دے لیتا

ہے۔ مگر جس کے پاس طاقت نہ ہو۔ وہ یہی کہہ سکتا ہے۔ کہ اچھا تجھ سے اللہ تعالیٰ سمجھے ہم جانتے ہیں۔ اگر اس ایکٹ کو اسی طرح استعمال کیا جانے لگا۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ ہم تمام مدرسے بند کر کے اور مکانوں کو مقفل کر کے

قادیان سے نکل جائیں

اور لاہور یا کسی اور جگہ جا رہیں۔ بہر حال طلباء کو چاہیئے تھا۔ کہ ریزولیوشن پاس کر کے حکومت کو بھیج دیتے۔ اگر تو وہ توجہ کرتی تو نبھا اور اگر گذشتہ سلوک کی طرح کوئی توجہ نہ کرتی اور جلسے بند کرنے کی ہدایت کرتی تو کر دیتے میں خوش ہوں گا۔ اگر حکومت بتائے کہ احرار کی کسی میٹنگ پر بھی اس کی طرف سے کبھی اس ایکٹ کو استعمال کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہم

حکومت کو تباہ کر دینگے

ہم تو کہتے ہیں کہ ہم حکومت کے وفادار اور قانون کے پابند ہیں۔ اور

احرار کا دعوٰے

ہے۔ کہ ہم مصلحتاً قانون کو مانتے ہیں۔ ورنہ ہمارا مقصد یہی ہے۔ کہ جب موقعہ ملے حکومت کو تباہ کر دیں۔ یہ ایکٹ جن لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ گو

احرار کا عمل

اس وقت نہیں۔ مگر قول ان کے مطابق ہے۔ مگر ہمارا نہ یہ قول ہے۔ اور نہ عمل۔ میں جو شخص ہمارے بچوں پر اس لئے کہ وہ وفاتِ مسیح اور صداقتِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریریں کرتے ہیں۔ یہ ایکٹ لگاتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا اس نے اپنی ذمہ واری کو ادا کیا۔ میرے نزدیک

قانون کا منشاء

ہرگز یہ نہیں۔ جب ہم نے یعنی ہمارے نمائندوں نے اس کی تائید میں ووٹ دیئے۔ تو یقیناً یہ سمجھ کر نہیں دیئے تھے۔ کہ اس کا استعمال اس طرح کیا جائے گا۔ اور جب حکومت نے ووٹ مانگے۔ تو اس لئے نہیں مانگے تھے۔ کہ اس طرح اس کا استعمال کیا جا سکے۔ اگر حکومت اس وقت بتا دیتی۔ کہ اس ایکٹ کا استعمال

بچوں کی ایسی مجالس پر کیا جائے گا۔ جن میں وفاتِ مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریریں کی جاتی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ گو بزدل ممبر بھی ہوتے ہیں۔ مگر

کوئی ہندوستانی ممبر

ایسا بے غیرت نہ ہوتا کہ اس کے حق میں ووٹ دے دیتا۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ حکومت کے کسی رکن کے اپنے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی۔ کہ اس کا استعمال اس طرح کیا جائے گا۔ اور نہ ہی اب حکومت پنجاب یا حکومت ہند کے کسی رکن کے ذہن میں یہ بات ہو سکتی ہے کہ اس کا اس طرح استعمال کیا جائے گا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ

انگلستان کی پانچ کروڑ آبادی

میں سے ایک فرد بھی اُسے جائز سمجھنے والا نہ ہو گا۔ بلکہ انسانیت کی نیکی اور اس کے جوہر کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ

دنیا بھر کے شرفاء میں سے

کسی ایک کو بھی کبھی یہ خیال نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کا یہ استعمال صحیح ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس ایکٹ کو اس جگہ استعمال کرنے والے نے اسے کس طرح استعمال کیا ممکن ہے اسے دھوکا دیا گیا ہو یا ڈرایا گیا ہو۔ کیونکہ میں یہ سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ اس نے اس ایکٹ کا اس طرح استعمال

درست سمجھ کر

کیا۔ لیکن اگر واقعی اس نے صحیح سمجھ کر کیا ہو۔ تو میں سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ جبکہ امر واقعہ ہے۔ کہ

احرار کی پرائیویٹ میٹنگوں

اور کانگرس کی میٹنگوں پر اس ایکٹ کا اس طرح استعمال نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ وہ کھلے بندوں حکومت کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو پھر جماعت احمدیہ جو

وفادار جماعت

ہے۔ اور جو حکومت کی خاطر بیش بہا قربانیاں کر چکی ہے۔ اس کے بچوں کی ایک مذہبی میٹنگ پر اس ایکٹ کے استعمال کئے جانے کا علم ہونے کے بعد بھی اگر حکومت یہ کہے۔ کہ یہ ٹھیک کیا گیا ہے۔ تو میں سمجھونگا

حکومت کا مطلب

یہ ہے۔ کہ احمدی قادیان چھوڑ کر چلے جائیں ہم جائیں یا نہ جائیں یہ علیحدہ بات ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ دیکھیں جانا چاہیئے یا نہیں لیکن ابھی تک مجھے یقین نہیں کہ حکومت کو اس کارروائی کا علم ہو۔ ہاں اب اس

خطبہ کے ذریعہ

اُسے علم ہو جائے گا۔ اور ہم دیکھیں گے وہ کیا ایکشن لیتی ہے۔ ایسا مجسٹریٹ جو چھوٹے چھوٹے بچوں کی ایک بے ضرر مذہبی مجلس پر باغیانہ ایکٹ لگاتا ہے۔ اس نے خواہ عمداً ایسا کیا ہو۔ یا انجان ہونے کی وجہ سے وہ

شدید ترین سزا کا مستحق

ہے۔ اور ہم گورنمنٹ کے انصاف سے۔ برطانوی انصاف سے۔ برطانوی عدل سے جس کا دعوٰی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ مظلوم کی تائید کرتا ہے۔ حتیٰ کہ انگریزی محاورہ ہے۔ کہ انگریز انڈر ڈاگ کی مدد کرتا ہے۔ یعنی اگر دو کتے بھی لڑ رہے ہوں۔ تو انگریز اس کی مدد کرتا ہے۔ جو مظلوم ہو۔ میں اس روایتی انصاف سے اپیل کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ اگر حکام ہمیں انسانیت سے خارج سمجھتے ہیں۔ تب بھی ان کا فرض ہے کہ ہم پر

اس قسم کے ظلم

کو روکیں۔ اور میں اس خطبہ کے ذریعہ

حکومت پر حجت

پوری کرتا ہوں۔ میں نے مؤدب اور نرم الفاظ میں حکومت کو توجہ دلادی ہے۔ اور یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ کوئی یہ نہ سمجھے۔ میں دھمکی دے رہا ہوں۔

ہمارا اصول وفاداری ہے

اور ہم وفاداری کریں گے۔ اگر حکومت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کہے کہ ہم اپنے مدرسے بند کر دیں تو کر دیں گے اگر وہ کہے قادیان کو چھوڑ دو۔ تو ہم چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اگر وہ کہے کہ مذہبی تعلیم نہ دو۔ تو ہم ایسا حکم دینے والے صوبہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے صوبہ میں چلے جائیں گے۔ جہاں احمدیوں کے لئے آزادی ہو۔ غرضیکہ وہ کوئی حکم دیکر دیکھ لے۔ ہم اس کی پابندی کریں گے۔ یہ

ہمارا اصول

ہے مگر برطانوی انصاف سے میں یہ درخواست کروں گا۔ کہ وہ اس قسم کے ہاتھوں کو روکے جو صریح ظلم ہم پر کر رہے ہیں۔ چاہے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہم کمزور ہیں۔ چاہے یہ سمجھا جائے ہمارا مذہبی اصول ہے۔ بہرحال یہ ہمارا اصول ہے اور اسے ہم مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں کوئی مخالف کہدے کہ ڈر کر کرتے ہیں۔ تو اس کی مرضی۔ مگر امر واقعہ یہی ہے کہ ہم قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور ہمارا اصول یہی ہے کہ

قانون کی پابندی

کریں گے۔ خواہ وہ دفعہ ۱۴۴ ہو یا کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ۔ یہاں بلا وجہ دفعہ ۱۴۴ لگائی گئی۔ اور احمدی وکلاء نے مجھے بار بار کہا کہ یہ ناجائز اور غلط ہے۔ آپ کسی کو اس کی خلاف ورزی کے لئے نہ کہیں۔ مگر روکیں بھی نہیں۔ نیشنل لیگ ایک جلسہ کرے۔ اور پولیس چالان کرے۔ ہم ذمہ وار ہیں۔ کہ یہ حکم غلط ثابت ہوگا۔ اور جلسہ کرنے والے بری کئے جائیں گے۔ اس صورت میں واقعات پر بھی بحث ہو سکے گی۔ اور سب اندرونی کاغذات حکام کو ظاہر کرنے پڑینگے۔ مگر میں نے اس کی اجازت نہیں دی۔ کہ ہم قانون توڑ کر

اپنی قدیم روایات کے خلاف

جائیں۔ حالانکہ یہ صرف Test case ہوتا اور Test case قانون شکنی نہیں کہلا سکتا۔ اس قسم کا مقدمہ جن لوگوں پر ہو۔ ان سے عدالتیں بھی نرمی کا سلوک کیا کرتی ہیں۔ تو مجھے یہ مشورہ دیا گیا۔ کہ میں کسی کو جلسہ کرنے سے نہ روکوں۔ مگر میں نے اسے پسند نہیں کیا کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ ہم

رسمی طور پر بھی

یہ الزام لیں۔ بلکہ ہمارے آدمی تو اس قدر رگنو ہیں۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کے دوران میں ایک واقعہ ہوا۔ جس کے کاغذات مجھے اس کے بعد دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ قادیان کے مختلف محلوں کے پریذیڈنٹوں نے ایک مجلس کی۔ کہ خلیفۃ المسیح کے پہرہ کا انتظام کس طرح کیا جائے۔ ایک محلہ کے پریذیڈنٹ کو جب اس میں شامل ہونے کے لئے لکھا گیا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ چونکہ دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے۔ اس لئے میں اس میں شامل نہیں ہو سکتا حالانکہ اس دفعہ کے رو سے بھی پرائیویٹ جلسوں کی ممانعت نہیں تھی اور نہیں ہو سکتی تو ہمارے آدمی تو

قانون کے اس قدر پابند

ہیں کہ اس دفعہ کے نفاذ کے بعد انہوں نے جلسوں کو سؤر کی طرح سمجھ لیا۔ اور جن جلسوں کو حکومت نے ناجائز نہیں کیا تھا ان کو بھی ناجائز سمجھ لیا۔ پس جو جماعت قانون کی اس قدر پابند ہو۔ اس کے متعلق افسروں کو

اس قدر وسیع اختیارات

دیدینا کہ وہ بچوں کی مذہبی مجالس پر بھی باغیانہ ایکٹ لگا دیں۔ یہ نہ ایکٹ بنانے والوں کا منشاء تھا۔ اور نہ حکومت کا اگر حکومت یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ ہم کہاں تک قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ اور وہ Test کرنا چاہتی ہے۔ تو بے شک کرتی جائے۔ وہ کبھی نہیں دیکھے گی۔ کہ ہم قانون شکنی کریں۔ لیکن میں یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ یہ Test

حکومت کو مہنگا

پڑے گا۔ حکومت ضلع گورداسپور کے افسروں کا نام نہیں۔ حکومت پنجاب کا نام نہیں حکومت ہند کا نام نہیں۔ بلکہ تمام سلطنت برطانیہ کا نام ہے۔ اب اگر یہ باتیں تمام سلطنت میں پھیلیں۔ کہ

چھوٹے چھوٹے طالب علموں

کی ایک مذہبی میٹنگ پر کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کا استعمال کر کے ایک درجن پولیس کے آدمی وہاں تعینات کر دیئے گئے۔ تو تمام دنیا اسے

ٹیررازم

سمجھے گی۔ اسے ڈراوا اور دھمکی خیال کریگی لندن کی پولیس نے ایک دفعہ ایک عورت کو بطور گواہ طلب کیا۔ اور اس پر دو تین گھنٹے جرح کرتی رہی۔ اس پر تمام انگلستان میں ایک شور مچ گیا۔ کہ ایک عورت کو اس قدر پریشان کیا گیا ہے۔ اور

ایک مشہور جرنیل

کو جو سارے انگلستان میں معزز تھا۔ استعفا دینا پڑا۔ اگر دنیا کو یہ معلوم ہو کہ ضلع گورداسپور کے حکام دس سال کی عمر کے بچوں پر جو مذہبی لیکچروں کی مشق اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔ پولیس کی گارد متعین کر دیتے ہیں کہ ان کی باتوں کو نوٹ کریں۔ اور نوٹ کرنے کے لئے آدمی بھیجنے کے یہی معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ ان باتوں کو قابل اعتراض خیال کیا جاتا ہے۔ تو یہ ایک ایسی بات ہے کہ جہاں جہاں پہنچے گی۔ دنیا اسے ٹیررازم سے تعبیر کرنے پر مجبور ہوگی۔

بچے کا دل

ہی کتنا ہوتا ہے۔ اسے ماں باپ ہی ذرا جھڑک دیں تو اس کا پیشاب نکل جاتا ہے ایسے چھوٹے بچے جن کا ماں باپ کی جھڑک سے پیشاب خطا ہو جاتا ہے۔ ان پر بارہ پولیس والوں کی گارد لگا دینا

کتنا بڑا ظلم

ہے۔ ذرا غور کرو ان بے چاروں کا کیا حال ہوا ہوگا۔ چھوڑ دو حکومت کے سوال کو۔ چھوڑ دو قانون کے سوال کو۔ خالی انسانیت کو لے لو۔ تو ماننا پڑیگا کہ یہ بہت بڑی سختی ہے۔ مگر میں برطانوی انصاف سے مایوس نہیں ہوں۔ اگرچہ میرا تجربہ یہی ہے۔ کہ سوائے اس نوٹس والے معاملہ کے جو مجھے دیا گیا۔ حکومت نے اور کسی واقعہ میں ہماری دلجوئی نہیں کی۔ مگر پھر بھی میں مایوس نہیں۔ اب بھی میرا یہی خیال ہے۔ کہ انگریزوں میں اچھے آدمی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ایک نہ ایک دن ان کا

برطانوی انصاف

انہیں مجبور کر دے گا۔ کہ پرسٹیج کے اصول کو بھول کر انصاف قائم کریں۔ اور جو ظلم ان کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ اس سے اپنی برأت کریں اور اپنے عمل سے بتا دیں۔ کہ وہ اس میں شریک نہیں ہیں۔ اس واسطے میں نے بجائے خاموش رہنے کے حکومت تک اس واقعہ کو پہنچا دینا مناسب سمجھا۔ انسان خاموش اس وقت ہوتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ کچھ بنتا نہیں۔ مگر میں خاموش نہیں رہا۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ اس قدر واضح ہے کہ اس پر ضرور نوٹس لیا جائیگا۔ لیکن اگر اس پر بھی کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔ اور اس

مجسٹریٹ کو سزا

نہ دی گئی۔ تو پھر میں سمجھ لوں گا۔ کہ شور مچانا فضول ہے۔ اور اس کے بعد غالباً خاموش ہو جاؤں گا۔ خواہ کچھ ہوتا رہے۔ ہم

اللہ تعالیٰ کے حضور اپیل

تو دائر کر ہی چکے ہیں۔ اب جو ہوگا۔ سہتے رہینگے دنیا میں لوگوں پر سختیاں بھی ہوتی ہیں اور نرمیاں بھی۔ جب اللہ تعالیٰ پر ہمارا توکل ہے اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ سب بادشاہوں۔ جملہ افسروں اور گورنروں کے دل اسی کے قبضہ میں ہیں تو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ خود ہی فیصلہ کر دے گا۔ معلوم ہوتا ہے حکومت پنجاب کے افسر غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اور انہیں معلوم نہیں۔ کہ ضلع گورداسپور کے بعض حکام دشمنی اور بے انصافی اور ظلم کی وجہ سے ہمیں تکلیف پہنچا رہے ہیں ابھی تک وہ یہی سمجھ رہے ہیں۔ کہ حکام انصاف کر رہے ہیں اور ہم شورش کر رہے ہیں۔ اس لئے جس قدر

مؤدب الفاظ میں

ممکن تھا۔ اور جس قدر نرم الفاظ میں بات کہی جا سکتی تھی۔ میں نے کہہ دی ہے۔ اس لئے مجھ سے کسی کو یہ شکوہ نہیں ہو سکتا۔ کہ میں نے

سخت کلامی

کی ہے۔ اور اسے یا اس کے افسروں کو برا بھلا کہا ہے۔ باقی یہ واقعہ اپنی ذات میں اس قسم کا ہے۔

دنیا کی کسی اور قوم سے

یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اس پر ان الفاظ میں اظہار خیال کرے گی۔ جن میں میں نے کہا ہے میں نے مجسٹریٹ سے بھی الزام دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ شاید اسے غلط فہمی ہوئی ہو۔ اس کے بعد میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنی اصلاح کریں۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے ہماری اصلاح ہو تم دنیا کی طرف نگاہیں اٹھانا چھوڑ دو۔ میں نے بے شک حکومت سے اپیل کی ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ اس کے ساتھ میری امیدیں وابستہ ہیں بلکہ صرف اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں۔ شریف انسان پر جب حق کھل جائے۔ تو وہ ظلم کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ اور پولیٹیکل قوموں میں سے انگریز خصوصیت کیساتھ ظلم کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں نے توجہ دلادی ہے۔ مگر میری سب امیدیں اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہیں۔ حاکم اگر انصاف نہ کریں۔ تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہمارے ساتھ انصاف ضرور ہوگا۔ ہاں اگر حاکم کرینگے تو وہ مظلوم کی مدد کے ثواب میں شریک ہوں گے۔ اس لئے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنی امیدگاہ صرف اللہ تعالےٰ کو بناؤ اپنے اندر نیکی اور تقویٰ پیدا کرو۔ خدا تعالےٰ توحید سکھاتا ہے۔ اور تم بھی روز لا الٰہ پڑھتے ہو۔ مگر یہ آسان کام نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ

جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جائے

یہ کسی پرانے بزرگ کا قول ہے۔ یعنی جو مانگتا ہے وہ مر جاتا ہے۔ اور مرے بغیر کوئی مانگنے کے لئے نہیں جا سکتا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک انسان مرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس بھی اس کی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح توحید بھی ایسا مسئلہ ہے کہ موت کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔ زید جو دعا کرتا ہے جب تک اس کا اپنا وجود موجود ہے۔ وہ موحد نہیں کہلا سکتا۔ تمہارا دعا کرنا ہی ثابت کرتا ہے۔ کہ تم مشرک ہو۔ اگر تم نے

کامل توحید

کو پا لیا ہوتا۔ تو "میں" کہاں رہ سکتی تھی۔ جب تک مانگنے والا اور جس سے مانگتا ہے ایک نہیں ہو جاتے اس وقت تک توحید قائم نہیں ہو سکتی۔ پس نفس کو مارو کہ یہ "میں" مٹ جائے۔ تم کہو گے۔ کہ یہ کیسی جہالت کی تعلیم ہے۔ خدا تعالےٰ نے دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پر زور دیتے رہے۔ جو امام الزمان تھے۔ مگر میں کہوں گا۔ کہ تم نے ان سب کے احکام کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔ دعائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اے خدا مجھے فلاں بات کی حاجت ہے مجھے دے۔ یہ شرک ہے۔ دعا کا پہلا مقام موت ہے۔ یعنی انسان اپنے آپ کو خدا کے آستانہ پر گرادے۔ اور کہے کہ اے خدا میں راضی ہوں جہاں تو رکھنا چاہیے وہیں رہنا پسند کروں گا۔ اگر تو مارنا چاہتا ہے تو مروں گا۔ اگر غرق کرنا چاہتا ہے تو غرق ہونا ہی منظور ہے۔ میں اپنی طرف سے تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ تب اسے خدا کی آواز آئے گی۔ کہ تو مر گیا اب میں تجھے زندہ کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ مجھ سے مانگ اور وہ جو کہا گیا ہے۔ کہ دعا مانگو وہ اس مقام کے بعد کہا گیا ہے۔ تم جو دعائیں مانگتے ہو ان کے متعلق خیال کرتے ہو۔ کہ فلاں قبول نہیں ہوئی حالانکہ اگر خدا کے کہنے کے مطابق دعا مانگتے۔ تو

قبول یا عدم قبول کا سوال

ہی تمہارے لئے پیدا نہ ہو سکتا جب تم شکوہ کرتے ہو۔ کہ فلاں دعا ہماری قبول نہیں ہوئی۔ تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ تم اپنے وجود کو قائم سمجھتے ہو۔ حالانکہ اگر خدا کے کہنے پر دعا مانگی جائے تو قبول نہ ہونے کا شکوہ کیسا۔ کوئی شخص کہتا ہے الٰہی میرے گھر بیٹا ہو۔ اور اگر وہ یہ دعا خدا کے حکم کی تعمیل کے لئے کرتا ہے تو نہ ہونے کی صورت میں اسے کیا۔ اور اگر اپنے لئے مانگتا ہے۔ تو توحید کہاں ہوئی۔ قرآن کریم نے دعا سکھائی ہے کہ رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین اور جو شخص اس دعا کے مطابق بیٹا مانگتا ہے۔ یہ سوال اس کے لئے پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ قبول ہوئی یا نہیں ہوئی۔ مگر تم جو دعائیں کرتے ہو۔ وہ سودا کرتے ہو۔ اور سودا غیر سے ہوتا ہے اور اس صورت میں توحید باقی نہیں رہ سکتی

ایک بزرگ کا واقعہ

میں نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ ان کا ایک مرید ان کے پاس آیا۔ وہ بزرگ تہجد کے وقت اٹھے۔ اور دعا میں مشغول ہو گئے۔ انہیں الہام ہوا جو مرید نے بھی سنا۔ کہ تو بے شک کتے کی طرح بھونکتا رہ تیری دعا نہیں سنی جائے گی۔ مرید نے دل میں کہا کہ یہ اچھے پیر ہیں۔ جنہیں ایسی ڈانٹ پڑی ہے لیکن ادب تھا خاموش رہا۔ دوسرے دن پھر ایسا ہی ہوا۔ مرید نے کہا کہ یہ عجیب آدمی ہے۔ کوئی بھلا مانس ہوتا تو دوبارہ نام نہ لیتا۔ تیسرے دن وہ پھر دعا کرنے کے لئے اٹھے۔ تو مرید نے پکڑ لیا کہ کچھ شرم کرو۔ جانے بھی دو دو روز سے ایسی جھاڑ پڑتی ہے۔ اور پھر آج وہی کام کرنے لگے ہو۔ پیر صاحب نے کہا کہ تم جا کر آرام سے بیٹھو۔ تم دو دن میں ہی گھبرا گئے۔ اور میں ۲۰ سال سے یہ آواز سن رہا ہوں۔ اور نہیں گھبرایا۔ اس دن انہوں نے پھر دعا کی۔ اور الہام ہوا۔ کہ جا ہم نے تیری ۲۰ سال کی سب دعائیں سن لیں۔ کیونکہ تو امتحان میں پکا نکلا۔ مرید نے پوچھا کہ یہ کیا ہوا۔ پیر نے کہا کہ خدا نے تجھے تیرا ایمان اور مجھے میرا ایمان بتا دیا ہے۔ خدا نے مجھے مانگنے کو کہا ہے۔ اس لئے میں مانگتا ہوں میں بندہ ہوں میرا کام مانگنا ہے وہ آقا ہے اس کا کام ماننا یا نہ ماننا ہے۔ یہ توحید والی دعا تھی۔ جو اس واسطے نہیں کی جاتی۔ کہ خدا سنتا ہے یا نہیں۔ بلکہ اس لئے کی جاتی ہے۔ کہ خدا کا حکم ہے۔ پس توحید کامل سیکھو۔ اور اللہ تعالیٰ سے کامل امید رکھو۔ بندوں سے تمام امیدوں کو توڑ دو۔ یہ یقین رکھو کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو نیکی اور شرافت دی ہے۔ وہ آخر غالب آتی ہے۔ دیکھو دنیا میں سب کچھ تھا۔ قرآن حدیث مسلمان اور پھر ان میں صوفی اہل حدیث اہل قرآن سب موجود تھے۔ ظاہری بادشاہ امیر فقیر سب موجود تھے۔ تاجر سیاستدان۔ مدبر سب یہاں بستے تھے پھر وہ کونسی چیز تھی۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث کئے گئے۔ دنیا میں سب کچھ تھا۔ مگر توحید نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو کھڑا کیا۔ اسی لئے کہ تم

توحید خالص دنیا میں قائم کرو

پس خدا کو ایک سمجھو۔ انسانوں کا رعب دل سے نکال دو۔ بندوں سے امیدیں منقطع کر دو۔ اور خدا کے آگے گر جاؤ۔ کہ وہی ہے جو دعائیں سنتا ہے۔ یہ خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو نہیں سنتا۔ وہ بادشاہ ہے اور کون ہے جو بادشاہ سے کہہ سکے۔ کہ میری درخواست کیوں منظور نہیں کی گئی۔ بادشاہ تو بڑی چیز ہے کسی گورنر بلکہ ڈپٹی کمشنر اور تحصیلدار تک کا دامن کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ کہ میری درخواست منظور کیوں نہیں کی گئی۔ پس تم ایسے کہاں کے تیس مار خاں ہو کہ خدا سے کسی

دعا قبول نہ کرنے کا شکوہ

کرتے ہو۔ وہ بادشاہ ہے جو چاہے سنے جو چاہے نہ سنے۔ تمہارا کام مانگنا ہے۔ سو تم مانگتے جاؤ۔ یہ تمہاری عبادت ہے۔ اور جب تک یہ مقام حاصل نہ کرو۔ تمہاری دعائیں نہیں سنی جائیں گی خدا تعالیٰ صرف موحد کی دعائیں سنتا ہے۔ بے شک دعائیں کرتے کرتے دس بیس سو سال گزر جائیں۔ بے شک موت تک تمہاری ایک دعا بھی نہ سنی جائے۔ تب بھی تمہارا فرض ہے کہ خدا سے مانگتے جاؤ۔ لوگ آئیں اور روپیہ سے تمہارا دامن بھر جائیں۔ آئیں اور تم سے علوم سیکھنے جائیں۔ مگر خدا تمہاری ہر دعا کو رد کرتا جائے اور پھر بھی تم یہ سمجھو کہ جو کچھ مل رہا ہے یہ خدا ہی دے رہا ہے۔ اور خوب یاد رکھو کہ موحد نہیں مرتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز نہ سن لے۔ کہ میں نے تیری سن لی۔ مجھے اس پر یقین ہے اور ایسا یقین کہ لعنت کی وعید کے ساتھ قسم کھا سکتا ہوں۔ کہ ملائکہ کی مجال نہیں۔ کہ کسی موحد کی جان نکال لیں جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے کان میں یہ آواز نہ پڑے۔ کہ میں نے تیری دعا سن لی ہے۔ سچے موحد کی موت پر تو عرش بھی کانپ اٹھتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ تم موحد بنو اور توحید پر قائم ہو جاؤ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء الفارس اس میں آپ کی جسمانی اولاد مخاطب ہے۔ اور پھر روحانی اور اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ توحید کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ پس تم نیکی اور تقویٰ اختیار کرو۔ نیک نمونہ دکھاؤ مت ڈرو اس بات سے کہ کوئی کیا کہتا ہے۔ صرف یہ دیکھو کہ خدا کیا کہتا ہے۔ اگر تم دنیا کے سامنے سچے اور خدا کے سامنے جھوٹے ہو۔ دنیا کے سامنے امین اور خدا کے نزدیک چور ہو۔ تو اس صورت میں تمہارے اندر توحید کا ایک ذرہ بھی نہیں ہو سکتا۔ پس اپنے نفسوں کو قربان کرو۔ تا صرف خدا کی ذات باقی رہے۔ تب تم حقیقی نور پا سکو گے۔ چھوڑ دو اس خیال کو کہ افسر کیا کرتے ہیں۔ خدا سے اپیل کرو۔ اور اپنے کام میں لگ جاؤ۔ کتنا عرصہ ہوا کہ مجھے خدا تعالےٰ نے بتایا تھا۔ کہ مشکلات اور مصائب آئیں گے۔ مگر تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمتوں میں خاص رعایت

مجلس مشاورت کے موقع پر

خاص الخاص رعایت

جو دوست سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلفائے کرام اور علمائے سلسلہ کی کتب مجلس مشاورت کے موقع پر خریدیں گے۔ انہیں اصل واجبی قیمتوں پر ۲/ فی روپیہ مزید رعایت کردی جائے گی۔ اور دستی خریدنے کے باعث انہیں محصولڈاک بھی بچ جائیگا۔ اور جو دوست کسی وجہ سے خود اس موقع پر تشریف نہ لا سکتے ہوں۔ وہ آنے والے دوستوں کی معرفت مطلوبہ کتب منگوا سکتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ باقی اصحاب جو بذریعہ وی پی کتب منگوانا چاہیں۔ انہیں ۲۵ اپریل تک اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ حاصل ہے۔

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
سرمہ چشم آریہ	عہ/	فتح اسلام	۳/
توضیح مرام	۳/	ازالہ اوہام	عہ/
شحنۂ حق	۸/	آئینہ کمالات اسلام	۸/
کشتی نوح عہ	۶/	برکات الدعا	۳/
حجۃ الاسلام	۲/	سچائی کا اظہار	۱/
شہادت القرآن	۱۰/	نور الحق حصہ دوم	۶/
انوار الاسلام	۴/	منن الرحمٰن	۱۲/
ضیاء الحق	۲/	نور القرآن ہر دو حصہ	۹/
انجام آتھم			
تحفہ گولڑویہ	عہ/		
کتاب البریہ	عہ/		
تحفہ قیصریہ	۴/		
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۲/		
راز حقیقت	۲/	ایام الصلح فارسی	۸/
ستارہ قیصریہ	۱/	تحفہ غزنویہ	۴/
لجۃ النور	۶/	اربعین کامل	۱۲/
خطبہ الہامیہ	عہ/	دافع البلاء	۲/
نزول المسیح عہ	۱۲/	تحفہ ندوہ	۲/
اعجاز احمدی	۶/		
ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی	۲/		
ستاتن دھرم	۱/	تذکرۃ الشہادتین	۱۲/
لیکچر سیالکوٹ	۲/		
تجلیات الٰہیہ	۱/		
قادیان کے آریہ اور ہم	۳/		
چشمہ معرفت	۸/		
پرانی تحریریں	۳/		
مجموعہ اشتہارات چھ۶ حصے	سے/		
فریاد درد	۲/	نجم الہدیٰ	۱/
ضرورت الامام	۴/	حقیقۃ الوحی بلا جلد	سے/
استفتاء عربی	۶/	درثمین فارسی	۶/
مسیح ہندوستان میں	۶/	نشان آسمانی	۲/

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
رد تناسخ	۳/		
ابطال الوہیت مسیح	۳/		
فصل الخطاب	۸/		
تصدیق براہین احمدیہ	۹/		
نور الدین	۸/	خطبہ نور حصہ اول	۸/
خطبہ نور حصہ دوم	۸/	دینیات کا پہلا رسالہ	۱/

تقاریر و تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
منصب خلافت	۱/	برکات خلافت	۴/
انوار خلافت	۱۲/	حق الیقین ۱۲/ تبلیغ حق	۲/
منہاج الطالبین	۱۰/	لیکچر شملہ	۳/
تقدیر الٰہی عہ ملائکۃ اللہ	۱۰/	نجات	۱۳/
تحفۃ الملوک	۱۲/	ترک موالات	۸/
دعوۃ الامیر اردو	۸/	دعوۃ الامیر فارسی	۸/
ہستی باری تعالیٰ	۴/		
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	۶/		
تبصرہ نہرو رپورٹ	۶/	تبصرہ نہرو رپورٹ انگریزی	۸/
تقریر دلپذیر	۴/	سیاسی مسئلہ کا حل اردو	عہ/

متفرق کتب

نام کتب	قیمت
سیرت خاتم النبیین صلعم حصہ دوم	۸/
سیرت المہدی حصہ دوم ۲/ ہمارا خدا	عہ/
ہمارا مذہب بجواب "قادیانی مذہب"	۱۲/
چشمہ عرفان بجواب "تحریک قادیان"	۴/
تسہیل العربیہ (عربی اردو لغات)	للعہ/

انگریزی لٹریچر

نام کتب	قیمت
پارہ اول ۸/ احمد سوانح	۸/
تحفۃ الملوک	۱۲/
جواب سپلٹ	۳/
تعلیم المسیح	عہ/
سیرت مسیح موعود علیہ السلام	عہ/
تحفہ پرنس آف ویلز بار اول	۸/
ہندو راج کے منصوبے انگریزی	عہ/
ٹیچنگ آف اسلام	۵/
احمدیت حقیقی اسلام	۸/
تحفہ پرنس آف ویلز ۱۲/ مجلد	۸/
احمد ہر دو حصہ	عہ/
نن کوآپریشن	۲/
نماز انگریزی	۸/
احمدیہ موومنٹ	۸/
حدیث مصنفہ مولانا درد صاحب	۸/
اسلام اور غلامی مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۶/
ایکسٹریکٹ آف ہولی قرآن	۱۲/
انبیائے فارس انگریزی	۶/

نوٹ:۔ ہمارے ہاں جلد بندی کا بھی معقول انتظام ہے۔ جو دوست کتابوں کی جلدیں کروانا چاہیں۔ وہ سستے داموں ہماری معرفت کرا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرائیویٹ قطعات اراضی

اس وقت حسب ذیل مواقع پر قابل فروخت موجود ہیں:۔

۱۔ محلہ دار العلوم غربی میں نصرت گرلز ہائی سکول کے قریب بجانب شمال جو مسجد نور اور محلہ دار الرحمت کے مابین واقع ہیں شرح برلب سڑک کلاں عنہ فی مرلہ اور اندرون محلہ معہ فی مرلہ۔

۲۔ محلہ دار الفضل شرقی میں مختلف مواقع پر مثلاً منڈی کے پاس، ۳۰ فٹ کی بڑی سڑک پر جو سٹیشن کی طرف سے آتی اور منڈی کے اندر سے گزرتی ہے۔

نیز مسجد محلہ کے قریب بعض عمدہ قطعات زیر فروخت ہیں

۳۔ محلہ دار الفضل غربی میں مسجد محلہ اور سالانہ جلسہ گاہ کے درمیان چند قطعات زیر فروخت ہیں۔ اور ایک قطعہ دو کنال کا ہے جسکے چاروں طرف راستے ہیں جن میں سے تین راستے پندرہ پندرہ فٹ کے ہیں۔ اور یہ سب قطعات ہائی سکول کے بھی بہت قریب واقع ہیں۔

۴۔ محلہ دار الرحمت میں بھی اسی وقت بعض قطعات قابل فروخت موجود ہیں خواہشمند احباب موقعہ پر تشریف لا کر یا "نقشہ آبادی قادیان" منگوا کر اس کے ذریعہ سے محل وقوع اور حیثیت کے متعلق اطمینان کر کے اور نرخ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کر کے مطلوبہ قطعات خرید کر سکتے ہیں۔ نقشہ جدید و قدیم آبادی قادیان از سر نو تیار کرایا گیا ہے قیمت کاغذ اعلےٰ ۶ر اور کاغذ درجہ دوم ۴ر یہ نقشہ قادیان کے تمام تاجران کتب سے مل سکتا ہے

رسالہ درود شریف طبع سوم قیمت ۸ر لیکن آخر اپریل تک کیلئے رعایتی قیمت فی کاپی ۶ر لی جائیگی۔ اب تھوڑی سی کاپیاں باقی ہیں۔

رسالہ تبدیلئے عقائد مولوی محمد علی صاحب مع جواب الجواب مکمل طبع سوم بھی زیر طبع جو انشاء اللہ مشاورت تک شائع ہو جائیگا۔ قیمت ۴ر فی کاپی

خاکسار

محمد احمد و عبد الکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا و ڈاکٹر اسقاطِ حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین صاحب شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گزشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے

مشک آنست کہ خود ببوئد

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

اس دواخانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں:

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہومیوپیتھک علاج

بہ نسبت دوسرے طریقۂ علاج کے زیادہ نفع بخش ہے۔ قوت شفا اس میں زیادہ ہے۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں، سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے سینکڑوں ڈاکٹروں کی تجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ زود اثر بےضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی کڑوی کسیلی دواؤں، انجکشن کے برے اثرات۔ اپریشن کی تکلیف سے بچانیوالی دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوتے ہیں۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں:

ایم۔ اتچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

تریاق معدہ و جگر

بفضلہٖ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے۔ ضعف جگر یعنی کمی خون۔ دل دھڑکن جلن ہاتھ پاؤں یرقان۔ عظم الاطحال زرد پتلی اجلن سینہ ضعف معدہ منفعت عام کے لئے اکسیری مرکب ہے ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثارِ صحت شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی لاغری دُور ہو کر بدن چست و چالاک سُرخ شل انار ہو جاتا ہے۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں۔ وہ بھی استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے لیکن گرمیوں میں مریض کیلئے وبالِ جان ہو جاتے ہیں۔ تریاق معدہ و جگر ہر موسم میں خواہ گرمی ہو یا سردی یکساں فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی عار علاوہ محصولڈاک:

حکیم محمد شریف عمر والہ ڈاکخانہ بھروالی براہ نابلہ

THE STAR
HOSIERY WORKS
LTD QADIAN.

مزید مشینیں آرہی ہیں

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ جو دوست اس انتظار میں تھے۔ کہ کارخانہ کے اجراء کے بعد کمپنی کے حصص خریدیں گے۔ ان کے لئے اب موقع ہے۔ کیونکہ کام کو وسیع کرنے کی غرض سے اور مشینری منگوائی جا رہی ہے۔ اور حصص قابلِ فروخت موجود ہیں۔

فارم درخواست خرید حصص و پراسپکٹس وغیرہ دفتر سے طلب کریں:

جنرل مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۹ اپریل۔ کراچی میں ۱۹ مارچ کو جو گولی چلائی گئی۔ اس کے متعلق گورنمنٹ بمبئی کا بیان شائع ہوگیا ہے۔ جس میں ۱۹ مارچ سے قبل فضاء میں تکدر کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ ملٹری نے گولی اس وقت چلائی جب سول حکام حالات پر قابو نہ پا سکے۔ ملٹری نے کم از کم طاقت کا استعمال کیا۔ حفاظتی تدابیر کو معقول قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پبلک تحقیقات کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

لاہور ۹ اپریل۔ اگرچہ وائسرائے ہند نے قرضہ بل کی منظوری دیدی ہے۔ مگر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بل ابھی تین ماہ تک نافذ نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ اس کے نفاذ سے قبل بعض قواعد و ضوابط کا مرتب کیا جانا ضروری ہے اور پھر ان کی ترتیب کے بعد انہیں پنجاب کونسل میں برائے تصدیق پیش کیا جائے گا۔

لکھنؤ ۹ اپریل۔ یو۔ پی کونسل نے جو قانون قرضہ پاس کیا تھا۔ وائسرائے نے اس کی منظوری دے دی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۹ اپریل۔ ایک شخص کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی ہے۔ یہ شخص ۱۸۹۶ء میں اپنی بیوی اور لڑکی کو قتل کرکے غیر علاقہ میں بھاگ گیا تھا۔ چالیس سال کے بعد جب واپس آیا۔ تو پولیس نے اس کا چالان کیا۔ اور عدالت نے اسے سزا دیدی۔

بمبئی ۹ اپریل۔ پولیس کی ایک بھاری جمعیت نے امریکن کاٹن ایکسچینج اور میمن سٹریٹ میں چھاپہ مارا۔ اور سٹہ بازی کے جرم میں ڈیڑھ صد اشخاص کو گرفتار کرکے تھانہ لے گئی۔

کلکتہ ۸ اپریل۔ مسٹر پی گھوش ہاتھ پاؤں باندھ کر مسلسل ۹۲ گھنٹے تیرتا رہا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ دنیا بھر میں ریکارڈ ہے۔

لندن ۹ اپریل۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ سلور جوبلی کی تقریب پر کسی قیدی کو رہا کرنے کی تجویز نہیں۔ موجودہ پالیسی کے مطابق ہندوستان میں سول نافرمانی کرنے والے قیدیوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔

امرتسر ۹ اپریل۔ خان صاحب میاں حسام الدین آنریری مجسٹریٹ و نائب صدر بلدیہ امرتسر کل رات حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

نئی دہلی ۹ اپریل۔ آج اسمبلی کا ۲۹ واں اور آخری اجلاس منعقد ہوا۔ جس کے ختم ہونے پر صدر اسمبلی نے اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے برخواست کر دیا۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر جوزف بھور نے کہا۔ کہ اطالیہ اور ہندوستان میں تجارتی وفد کی گفت و شنید کے لئے منظوری ہو چکی ہے۔ اور دونو ممالک میں براہ راست گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

دہلی ۱۹ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ اور انڈین ریلوے اکاؤنٹس سروس کے لئے امتحان مقابلہ نومبر ۱۹۳۵ء میں بمقام دہلی ہوگا۔ جس کے لئے قواعد و ضوابط گزٹ آف انڈیا، حصہ اول ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء میں شائع کر دئیے گئے ہیں۔

امرتسر ۹ اپریل۔ آج یہاں انگلش بار سونے کا بھاؤ ۳۶/۱۰/- اور نیشنل بنک سونا کا ۳۶/۱۲/- ہے۔ اور چاندی کا بھاؤ ۶۶/۱۲/-

میونخ ۹ اپریل۔ جرمنی کے آزمودہ کار جنگی لیڈر جنرل لیوڈنڈرف نے اپنی سترویں سالگرہ کی تقریب پر رپوٹر کے نمائندے سے کہا۔ کہ میں عیسائیت کا مخالف اور بے دین ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔ میری رائے میں تحدید اسلحہ جات سخت مضر ہے۔ اور جبری بھرتی کے اصول کی ترویج دنیا میں قیام امن کی ضامن ہے۔

احمد آباد ۸ اپریل۔ میونسپل کمیٹی احمد آباد نے جشن سلور جوبلی کو منانے کی تجویز کو ۲۹ ووٹوں کی موافقت اور ۸۹ کی مخالفت سے نامنظور کر دیا۔

کرنال ۸ اپریل۔ موضع ڈیگ ضلع کرنال کا ایک ۷۰ سالہ بوڑھا۔ جس کا پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں اپریشن کیا گیا تھا۔ ایک دن ٹپی کھولنے پر عورت بنی ہوئی پایا گیا۔ اب اسے پیشاب کی تکلیف نہیں ہے۔

ترکی کی وزارت داخلہ نے ترکی مطبوعات و اخبارات کے اعداد و شمار شائع کئے ہیں جن سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت قلمرو ترکیہ میں ۲۱۹ مختلف زبانوں کے اخبارات و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ اور پچھلے گذشتہ سالوں کی نسبت اس سال دو چند کتب شائع ہوئی ہیں۔

پشاور ۸ اپریل۔ گورنر با اجلاس کونسل نے اردو پمفلٹ "مرزا قادیانی مرد یا عورت" کی تمام کاپیاں بحق ملک معظم ضبط کرلی ہیں۔

لکھنؤ ۸ اپریل۔ پائونیر لکھتا ہے کہ ضلع باندہ میں ژالہ باری سے بیسیوں مویشی ہلاک ہوئے سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ اور مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ بعض کشتیاں ڈوب گئیں۔ اولوں کا وزن کرکٹ بال کے برابر بیان کیا جاتا ہے۔

کلکتہ ۸ اپریل۔ سکرٹری بنگال بورڈ آف اکنامکس انکوائری نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ بنگال کے کاشتکاروں پر ۹۷ کروڑ قرضہ ہے۔ اور بنگال آٹھ لاکھ خاندانوں پر ان کی چار سال کی آمدنی سے بھی زیادہ قرض ہے۔ اس بورڈ نے ایک ثالثی بورڈ قائم کرنے کی تجویز کی ہے۔ جو قرض خواہ اور مقروض کے درمیان فیصلہ کرانے کی کوشش کرے گا۔

گجرات ۱۹ اپریل۔ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ نے ۶ اپریل کو گجرات کی عدالتوں کا معائنہ کیا۔ اور بار روم میں تقریر کرتے ہوئے رشوت ستانی کو دور کرنے۔ ایمانداری سے کام لینے اور قابلیت پیدا کرنے پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ بار کی وہی پوزیشن ہونی چاہیئے جو انگلستان میں ہے۔ جوڈیشل اور ایگزیکٹو محکمے ایماندار ہونے چاہئیں۔ ہندوستان میں رشوت خوروں کو برادری سے خارج کرنے کے بجائے ان کا شمار معززین میں ہوتا ہے لیکن انگلستان میں ایسے لوگ رسوا کئے جاتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ عدالتوں کو لوگ ڈاکخانوں کی طرح استعمال کریں۔ مقدمات میں تاخیر بالکل نہ ہو۔ وکلا کو چاہیئے۔ صرف دو یا تین گواہ پیش کر دیں۔ مستقبل قریب میں انکوائری آفس قائم کئے جائیں گے۔ جہاں مقدمہ والے دو آنہ یا چار آنہ کا ٹکٹ درخواست پر لگا کر ڈال دیں۔ اور وہاں سے انہیں مطلوبہ اطلاع مل جایا کرے گی۔ تا انہیں عدالتوں کے کلرکوں کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اگر عدالتوں کا کوئی آدمی مقدمہ والوں کے ساتھ بات چیت کرتا پایا گیا۔ تو برخاست کیا جائے گا۔

گورداسپور ۱۹ اپریل۔ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں وکلاء کی بحث کی سماعت شروع ہوگئی۔ مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے آپ کی طرف سے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ کہ مقدمہ کی بنیاد ہی غلط ہے۔ کیونکہ سرکاری رپورٹوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ملزم نے کوئی منافرت پیدا کرنے والی تقریر نہیں کی۔ بلکہ کہتا رہا ہے۔ کہ مجھے احمدیوں سے عداوت نہیں وغیرہ وغیرہ بحث ابھی جاری تھی۔ کہ عدالت برخواست ہوگئی۔

انگورہ ۸ اپریل۔ ترکی کے جدید انتخاب میں مصطفیٰ کمال پاشا کثرت آراء سے پھر صدر جمہوریہ منتخب ہو گئے ہیں۔ عصمت پاشا حسب دستور وزیر اعظم اور توفیق رشدی پاشا وزیر خارجہ منتخب ہوئے ہیں۔

ناگپور ۷ اپریل۔ چاندپور کے ایک سادھو نے ۱۲۵ ایکڑ زمین ملک معظم کی نذر کی ہے

علی گڑھ ۹ اپریل دربار جوناگڑھ نے مسلم یونیورسٹی کے لئے پچاس ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

کانپور ۸ اپریل ہندو مہاسبھا کا اجلاس ایسٹر کی تعطیلات میں یہاں منعقد ہونے والا تھا۔ لیکن استقبالیہ کمیٹی کے ارکان میں دو پارٹیاں ہو گئی ہیں۔ جن کا اختلاف خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ ایک فریق نے دوسرے کے خلاف پولیس میں رپورٹ کی تو دوسرے نے عدالت میں فریق مخالف پر دعوے دائر کر دیا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ غالباً اجلاس ملتوی ہو جائے گا۔

لکھنؤ ۸ اپریل۔ یو پی گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم نے فیصلہ کیا ہے کہ پسماندہ اقوام کو حصول تعلیم کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے پراونشل ایڈوائزری کمیٹی بنائی جائے۔ یہ کمیٹی پسماندہ اقوام کی تعلیمی ضروریات کے متعلق حکومت کو مشورہ دیا کرے گی۔

جموں ۱۹ اپریل۔ کشمیر سٹیٹ اسمبلی میں یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ دربار کے ساتھ محکموں کے افسروں کے دفاتر بھی جموں سے سری نگر لے جائے جائیں مگر نامنظور ہو گئی اسی طرح یہ تجویز بھی نامنظور ہو گئی کہ زمینداروں سے مالیہ انکم ٹیکس کی شرح کے مطابق وصول کیا جائے۔ تا زمیندار موجودہ زمانہ میں خستہ حالی سے بچ جائیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے شائع کیا۔